

خطبہ (۳۸)

”شہبے“ کو شہر اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق سے شباہت رکھتا ہے، تو جودوستان خدا ہوتے ہیں ان کیلئے شہبات (کے اندر ہیروں) میں یقین اجالے کا اور ہدایت کی سمت رہنمای کام دیتی ہے اور جودو شمنان خدا ہیں وہ ان شہبات میں گمراہی کی دعوت و تبلیغ کرتے ہیں اور کوری و بے بصری ان کی رہبر ہوتی ہے۔ موت وہ چیز ہے کہ ڈرنے والا اس سے چھکارا نہیں پاسکتا اور ہمیشہ کی زندگی چاہنے والا ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔

--☆☆--

خطبہ (۳۹)

میرا ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے جنہیں حکم دیتا ہوں تو مانتے نہیں، بلا تا ہوں تو آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ تمہارا برا ہو! اب اپنے اللہ کی نصرت کرنے میں تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ کیا دین تمہیں ایک جگہ اکھٹا نہیں کرتا اور غیرت و محیت تمہیں جوش میں نہیں لاتی؟ میں تم میں کھڑا ہو کر چلاتا ہوں اور مدد کیلئے پکارتا ہوں لیکن تم نہ میری کوئی بات سننے ہو، نہ میرا کوئی حکم مانتے ہو، یہاں تک کہ ان نافرمانیوں کے بڑے نتائج کھل کر سامنے آ جائیں۔ نہ تمہارے ذریعے خون کا بدلا لیا جاسکتا ہے، نہ کسی مقصد تک پہنچا جاسکتا ہے۔ میں نے تم کو تمہارے ہی بھائیوں کی مدد کیلئے پکارا تھا۔ مگر تم اس اونٹ کی طرح بلبلانے لگے جس کی ناف میں درد ہو رہا ہو اور اس لاغر و کمزور شتر کی طرح ڈھیلے پڑ گئے جس کی پیٹھ رخنی ہو، پھر میرے پاس تم لوگوں کی ایک چھوٹی سی متزلزل و کمزور فوج آئی، اس عالم میں کہ گویا اسے اس کی نظروں کے سامنے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

(۳۸) وَمِنْ خَلْقِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ إِنَّا سُمِّيَّتِ الشَّبَهَةُ شُبَهَةً
لِإِنَّهَا تُشَبِّهُ الْحَقَّ، فَأَمَّا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
فَضِيَّاً لَهُمْ فِيهَا الْيَقِينُ، وَ دَلِيلُهُمْ
سَمِّتُ الْهُدَى، وَ أَمَّا أَعْدَاءُ اللَّهِ
فَدُعَائُهُمْ فِيهَا الضَّلَالُ، وَ دَلِيلُهُمْ
الْعَلَى، فَمَا يَنْجُو مِنَ الْمَوْتِ مَنْ خَافَةً،
وَ لَا يُعْطَى الْبَقَاءَ مَنْ أَحَبَّهُ.

-----☆☆-----

(۳۹) وَمِنْ خَلْقِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

مُنِيبُ بِمَنْ لَا يُطِيعُ إِذَا أَمْرُتُ، وَ لَا
يُجِيبُ إِذَا دَعُوتُ، لَا أَبَا لَكُمْ! مَا
تَنْتَظِرُونَ بِنَصْرِكُمْ رَبَّكُمْ؟ أَمَا دِينُ
يَجِيدُكُمْ؟ وَ لَا حِيَةً تُحِيشُكُمْ؟ أَقْوَمُ
فِيْكُمْ مُسْتَصْرِخًا، وَ أَنَادِيْكُمْ مُمْتَعِّشًا،
فَلَا تَسْتَعْوِنُ لِي قَوْلًا، وَ لَا تُطِيعُونَ لِي أَمْرًا،
حَتَّى تَكَشَّفَ الْأُمُورُ عَنْ عَوَاقِبِ الْمُسَائِلَةِ،
فَمَا يُدْرِكُ بِكُمْ ثَارٌ، وَ لَا يُبْلِغُ بِكُمْ مَرَامٌ،
دَعْوَتُكُمْ إِلَى نَصْرٍ أَخْوَانَكُمْ فَجَرَجَرُتُمْ
جَرْجَرَةً الْجَمَلِ الْأَسَرِ، وَ تَشَاقَّتُمْ تَشَاقْلَنَ
الْبَنْضُو الْأَدَبِرِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِ مُنْكُمْ جَنَيْدٌ
مُنْذَدِأَبِ ضَعِيفٍ، ﴿كَانَّا يُسَاقُونَ إِلَى
الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُونَ﴾.

سید رحیم فرماتے ہیں کہ: اس خطبہ میں جو لفظ «مُتَذَآئِبٌ» آیا ہے اس کے معنی مضطرب کے ہیں۔ جب ہوا یہیں بل کھاتی ہوئی پلتی ہیں تو عرب اس موقع پر «تَذَآئِبَتِ الرِّيحُ» بولتے ہیں اور بھیریے کو بھی ”ذَبَبٌ“ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی چال میں ایک اضطرابی کیفیت ہوتی ہے۔

--☆☆--

آفول: قَوْلُهُ عَلَيْهِ الْكَلِيلُ: «مُتَذَآئِبٌ» آئی
مُصَطَّرِبٌ، مِنْ قَوْلِهِمْ: تَذَآئِبَتِ الرِّيحُ آئی
أَصَطَّرَبَ هُبُوْبُهُمَا، وَمِنْهُ سُمِّيَ الدِّنْبُ ذَبَبًا،
لَا صَطَّرَبَ مِشِيدَهُ.

-----☆☆-----

۶۔ معاویہ نے مقام ”عین الامر“ پر دحاوا بولنے کیلئے دو ہزار سپاہیوں کا ایک دستہ نعمان ابن بیشر کی سرکردگی میں بھیجا۔ یہ گلہ کوفہ کے قریب امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک دفاعی مورچہ تھی، جس کے نگران مالک ابن کعب ارجی تھے۔ کوان کے ماتحت ایک ہزار جنگجو افراد تھے، مگر اس موقع پر صرف سو آدمی وہاں موجود تھے۔ جب مالک نے حملہ اور لٹکر کو بڑھتے دیکھا تو امیر المؤمنین علیہ السلام کو مک کیلئے تحریر کیا۔ جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو یہ پیغام ملا تو آپ نے لوگوں کو ان کی امداد کیلئے کہا، مگر صرف تین سو آدمی آمادہ ہوئے جس سے حضرت بہت بدلت ہوئے اور انہیں زبردست پیغام ملا تو آپ نے دشمن کو مار بھاگایا۔

حضرت خطبہ دینے کے بعد جب مکان پر پہنچے تو عدی ابن حاتم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا امیر المؤمنین! میرے ہاتھ میں بنی طے کے ایک ہزار افراد میں، اگر آپ حکم دیں تو انہیں روادہ کر دوں؟ حضرت نے فرمایا کہ: یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ دشمن کے سامنے ایک ہی قبیلہ کے لوگ پیش کیے جائیں، تم وادی مخیلہ میں جا کر لٹکر بندی کرو۔ چنانچہ انہوں نے وہاں پہنچ کر لوگوں کو جہاد کی دعوت دی تو بنی طے کے علاوہ ایک ہزار اور جنگ آزماء جمع ہو گئے۔ یا بھی کوچ کی تیاری کری رہے تھے کہ مالک ابن کعب کا پیغام آگھیا کہ اب مدد کی نہ روت نہیں ہے، کیونکہ ہم نے دشمن کو مار بھاگایا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مالک نے عبد اللہ ابن جوزہ کو قتلہ ابن کعب اور مخفی ابن سلیم کے پاس دوڑا دیا تھا کہ اگر کوفہ سے مدد آنے میں تاخیر ہو تو یہاں سے بروقت امداد مل سکے۔ چنانچہ عبد اللہ دونوں کے پاس گیا مگر فرظ سے کوئی امداد نہ مل سکی، البتہ مخفی ابن سلیم نے پچاس آدمی عبد الرحمن ابن مخفی کے ہمراہ تیار کیے جو عصر کے قریب وہاں پہنچے۔ اس وقت تک یہ دو ہزار آدمی مالک کے سو آدمیوں کو پہنچانے کر سکے تھے۔ جب نعمان نے ان پچاس آدمیوں کو دیکھا تو یہ خیال کیا کہ اب ان کی فوجیں آنا شروع ہو گئیں، لہذا وہ میدان سے بھاگ کھڑا ہوا۔ مالک نے ان کے جاتے جاتے بھی عقب سے حملہ کر کے ان کے تین آدمیوں کو مار ڈالا۔

☆☆☆☆☆